ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Published by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

دنیائے اسلام کا عظیم المرتبت امیر البحر باربروسہ

The greatest Muslim admiral Barbarossa

Dr. Faizan Ahmed*
HOD Islamic History, Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto Govt Degree Boys College, Orangi Town, Karachi

Abstract

Khayr al-Din Barbarus(1478-1546) was a Turkish admiral and naval strategist who played a key role in ottoman expansion and dominance in the Mediterranean during the 16th century . His original name was khizr and he was later given the name Barbarossa (red beard) by the Turks because of his flaming red hair and beard. In 1534, Barbarossa was appointed as the grand admiral of the ottoman navy by sultan Suleiman the magnificent. He went on to lead a massive expedition to conquer the North African coast, which had fallen in to the hands of European powers. Barbarossa and his fleet captured Tunis, Algiers and other important cities, establishing ottoman dominance in the region. Barbarossa was known for his military genius and tactical Brilliance. He was a master of strategy and was able to outmaneuver his enemies even who outnumbered. His reputation was such that when he landed on a shore, many would flee in terror, knowing that they would soon be facing one of the greatest naval commanders of all time. In conclusion, Barbarossa was a legendary figure who left an indelible mark on history. He was a fearless warrior, a brilliant strategist, and a shrewd diplomat. His exploits at sea and his conquests on land made him a formidable opponent to his enemies, and his name is still remembered today as a symbol of strength and power.

Keywords: Naval Strategist, Red Beard, Mediterranean, Formidable

تعارف

تاریخ اسلام میں عربوں کے بعد بحری قوت کو سب سے زیادہ ترقی عثمانیوں نے دی۔ فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد فاتح کے زمانے میں عثمانی بحریہ کی تیز رفتاری سے ترقی ہوئی۔ اس کے بعد سلطان بایزید ثانی کے بیٹے سلیم اوّل کے عہد میں مصر کی فتح کے بعد بحریہ پر خصوصی توجہ دی گئی۔ لیکن اس بارے میں سلطنت عثمانیہ کا عظیم الشان حکمران سلیمان قانونی اپنے پیشرو حکمرانوں سے سبقت لے گیا تھا۔ سلیمان کی مملکت کے بحری نظام میں زبردست انقلاب و عروج کے پس پشت جنوبی یورپ اور شمالی افریقہ میں رونما ہونے والی

* Email of corresponding auther: professorfaizanahmed@gmail.com

تبدیلیاں تھیں۔ ۲ جنوری ۱۴۹۲ء میں فرڈیننڈ اور ازابیلا کے ہاتھوں خلافت ہسپانیہ کے خاتمے اور محمد ابو عبداللہ خاتم السلاطین کی جلاوطنی سے لیکر سولہویں صدی کے عشرہ اوّل تک ہسپانیہ کے مسلمان وحشیانہ مظالم کا شکار رہے۔[1]

ان وحشیانہ مظالم نے عرب پناہ گزینوں کو راہ فرار اختیار کرکے بحیرہ روم کے جنوب میں شمالی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن عیسائی ہسپانویوں کی جانب سے ان کا مستقل اور مسلسل تعاقب جاری رہتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسپین کے نئے حکمران امریکہ کی طرح افریقہ میں بھی ایک ایسی سلطنت کا خواب دیکھ رہے تھے جہاں عیسائیوں اور ہسپانویوں کی حکومت ہو۔ چنانچہ ہسپانیہ سے جہاز راں اور کشتیوں سے گھوڑے اور توپخانے سرزمین افریقہ منتقل کرکے خصوصاً الجزائر میں مورچے تیار کیے جانے لگے۔ ان حملہ آوروں کے مقابلے میں پناہ گزین عرب اور مقامی بربّر بالکل بے بس تھے۔ ان کے پاس مقابلے کے لئے صرف چھوٹی کشتیاں یا ڈونگے تھے، زیادہ سے زیادہ موقع میسر آنے پر ہسپانوی قافلوں پر چھاپہ مار کر راہ فرار اختیار کرتے تھے۔[2] ان حالات کی موجودگی میں مشرق کے بحری ملاحوں نے سلیمان قانونی کے بحری نظام میں زبردست تبدیلی پیدا کرکے اپنے ہم مذہب ستم رسیدہ عربوں اور بربروں کی زبردست امداد کی۔ ان بحری ملاحوں کے پاس نہ صرف جہاز تھے بلکہ وہ بحری معرکہ آرائیوں کے تمام اسرار و رموز سے بھی آگاہ تھے ان میں سب سے زیادہ نامور **خیر الدین باربروسہ**، حکیم سلیمان پاشا، سیدی علی رئیس وغیرہ شامل ہیں۔

ان عظیم جہاز رانوں کو تاریخ آج بھی ان کے کارناموں کی وجہ سے نمایاں کرتی ہے۔ لیکن بدقسمتی کے ساتھ ہماراالمیہ یہ ہے کہ آج ہم اپنی شاندار تاریخ کو فراموش کر چکے ہیں۔ ہم انگریزی اور یورپی ہیروز کے نام تو جانتے ہیں مگر اپنے مسلم جانبازوں کی تاریخ بھول چکے ہیں۔ یا ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان شخصیات کی معلومات کو ہم سے دور کیا جارہا ہے۔ انہی مسلم جانبازوں میں ایک نام خیر الدین باربروسہ کا ہے۔[3]

خیر الدین باربروسہ

خیر الدین باربروسہ کا نام آج کی نوجوان نسل نے دوہزار تین میں ریلز ہونے والی انگریزی فلم پائریٹس آف کاریبیئن (Pirates of Caribbean) اور کارٹونز میں ایک بحری قزاق کے طور پر سنا ہوگا۔ اس فلم میں باربروسہ کے کردار کو منفی، تخریبی اور سازشی دکھایا گیا ہے۔[4] مگر حقیقت میں یہ کردار اپنے وقت کے سمندروں میں سمندروں کا بیٹا کہلاتا تھا۔ خیر الدین باربروس کا اصل نام خضر پاشا تھا۔[5] خضر پاشا ۱۴۷۸ء میں مجمع الجزائر یونان کے سب سے چھوٹے جزیرے لزبس (Lesbos)۔[6] کے صدر مقام میڈیلی (Midilli) میں پیدا ہوا، والد کا اصل نام یعقوب تھا اور وہ رومیلیا کے ایک ترک فوجی افسر تھے۔[7]۔ خضر پاشا نے ابتداءً اپنے بڑے بھائی اروج کے ساتھ مل کر عثمانی شہزادے قرقود کے زیر سایہ سمندر میں فتوحات شروع کیں۔ لیکن جب ۱۵۱۲ء میں سلیم اوّل نے تخت خلافت سنبھال کر قرقود سمیت اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرادیا تھا کہ تو باربروس برادران تیونس چلے گئے تھے۔ جہاں کے حفصی سلطان محمد پنجم نے حلق الوادی (La Goletta) کی بندرگاہ دونوں بھائیوں کو تحفہ میں دیدی تھی۔[8]

تیونس میں مستقر مل جانے کے بعد باربروس برادران نے ھسپانیہ کے خلاف کاروائیاں مزید تیز کردی تھیں۔ اسی وجہ سے اندلس میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی جانب سے مدد کی اپیل پر باربروس برادران نے ھسپانیہ کے متعدد بحری جہازوں پر حملہ کرکے اس میں

قید مسلمانوں کو کفار کے ظلم وستم سے نجات دلائی۔اس دوران الجزائر کے حاکم سلیم الثلابی (Salim al- Thaablibi) جو کہ الثلبی قبیلے کا سربراہ تھا۔اس نے باربروس برادران کے اہل ھسپانیہ کے خلاف کاروائیاں دیکھتے ہوئے انھیں الجزائر آنے کی دعوت دی۔کیونکہ ھسپانوی بحریہ نے الجزائر کی بندر گاہ کے قریبی جزیرے پنون (Penon) پر ایک قلعہ تعمیر کرلیا تھا۔جس کی وجہ سے الجزائر کی بندر گاہ ھسپانوی توپوں کے نشانے پر آگئی تھی ۔ الجزائر کے مسلمان نہ چاہتے ہوئے بھی سلطنت ھیپسبرگ کو خراج ادا کرنے پر مجبور تھے۔جس کے بعد باربروس برادران نے الجزائر میں سکونت اختیار کرلی تھی۔لیکن الجزائر کی داخلی صورتحال اور قبائلی خانہ جنگی کو دیکھتے ہوئے باربروس برادارن نے ۱۵۱۶ء میں الجزائر کا مکمل کنٹرول سنبھال کر سابق سلطان کو جلاوطن کردیا تھا۔[9]

الجزائر میں استحکام اور باربروس برادران کو مضبوط ہوتا دیکھ کر ھسپانوی بحریہ نے الجزائر پر قبضہ کرنے کے لئے اس کے اہم علاقے تلمسان کا محاصرہ کیا جو چھ ماہ تک جاری رہا۔اس دوران اروج نے تلمسان میں ھسپانویوں کے خلاف مزاحمت جاری رکھی ۔ لیکن ۱۵۱۸ء میں ھسپانویوں کے مقابلے میں اروج نے جام شہادت نوش کیا۔تلمسان میں اروج کی شہادت کے بعد الجزائر کے ارباب حل وعقد نے خیر الدین باربروس کو اس کا جانشین بنادیا تھا۔لیکن خیر الدین باربروس کو کئی مشکلات کا سامنا تھا۔داخلی طور پر اسے بغاوت کا سامنا تھا۔جس میں سابق حکمران پیش پیش تھے۔سمندر کی طرف سے ھسپانوی خطرہ منڈلارہا تھا۔[10]

اس لئے ۱۵۱۹ء میں زمام حکومت سنبھالتے ہی خیر الدین باربروس نے اپنی بندر گاہوں سواحل اور نو مفتوحہ علاقوں کے تحفظ کے لئے نہ صرف وہاں آباد قبائل سے معاہدات کیے بلکہ انتہائی مستعدی کے ساتھ اپنے وقت کی عظیم الشان سلطنت عثمانیہ کے زبردست حکمران سلطان سلیم اوّل اور عمائدین سلطنت عثمانیہ کے لیے گراں قدر تحائف اور سفارتی عرضداشت کے ہمراہ حاجی حسین کو بحیثیت سفیر استنبول روانہ کیا۔[11] سفارتی عرضداشت میں تمام تر توجہ اس نکتے پر مرکوز رکھی گئی تھی کہ ہسپانیہ سے مسلم حکومت کا آفتاب غروب ہو چکا ہے ۔ ہسپانیہ کے بے بس مسلمان نئے غیر مسلم حکمرانوں کے زیر اقتدار ہیں۔ پرتگیزیوں اور ہسپانویوں نے الجزائر کی مشرق و مغرب سے ناکہ بندی کررکھی ہے۔لہذا الجزائر میں پناہ حاصل کرنے والے خانماں برباد اور جلاوطن مسلمانوں کی امداد ضروری ہے۔اس مقصد کے لئے خیر الدین باربروس نے نو مفتوحہ علاقوں میں استحکام اقتدار اور بحیرہ روم میں قوت اور طاقت کے قیام کے لئے سلطنت عثمانیہ سے اعانت و امداد کی درخواست کی ۔اعانت و مدد کے صلے میں خیر الدین کی جانب سے سلطان سلیم اوّل کے لیے حلف اطاعت اور خراج کی ادائیگی کے وعدے کا اظہار کیا گیا تھا۔

سلطان سلیم اوّل کے لئے خیر الدین باربروس کی جانب سے حلف اطاعت اور ادائیگی خراج کا اظہار ایک نعمت غیر مترقبہ تھی، کیونکہ سلطان نے اسی زمانے میں مصر فتح کیا تھا۔سیاسی مصالح اس امر کے متقاضی تھے کہ نو مفتوحہ مصر کو محفوظ ومامون رکھنے کے لئے تیونس اور الجزائر کے حکام کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔اس کے ساتھ ساتھ اپنی حکومت کا حلقہ اثر بحر روم کے ساحل تک پھیلانے کا بھی ایک زریں موقع تھا۔ان اسباب ووجوہ کی موجودگی میں سلطان نے خیر الدین کا حلف اطاعت قبول کرتے ہوئے خیر الدین کو مذکورہ صوبے کا بیلربے [12] مقرر کرکے علامتِ گورنری یعنی مہر، تلوار، اسپ اور نشان اسپ عطا فرمائے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوہزار جانثاروں کی ایک مختصر فوج بھی بطور امداد روانہ کی۔[13] باربروس کی اطاعت کے نتیجے میں افریقہ کے شمال میں

عثمانیوں کی باج گزار حکومت قائم ہوگئی، جس کا لازمی نتیجہ اقتدار بحیرہ روم کے جنوبی و مغربی سواحل تک آلِ عثمان کے اقتدار کی وسعت تھا۔ سلیم اوّل نے باربروس کو الجزائر کے لئے ایسے رضاکاروں کو بھرتی کرنے کی اجازت دی۔ جنھیں ینی چری جیسے حقوق اور مراعات دی گئیں۔ اس طرح باربروس کے ماتحت چار ہزار ترک آگئے تھے۔ یہ الجزائر کی فوج یا اوجق (Odjak) کہلاتے تھے۔[14] اسی فوج کی مدد سے باربروس نے اپنے تمام دشمنوں کو زیر کرکے الجزائر میں امن وامان قائم کیا۔

الجزائر میں باربروس کو ایک مضبوط مرکز حاصل تھا اور یہاں سے باربروس اور اس کے ساتھی اسپین کے جنگی اور تجارتی جہازوں پر حملہ کر کے انہیں تباہ و برباد کیا کرتے تھے۔ ان حملوں کا مقصد سلطنت ھیپسبرگ کو معاشی نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ جہازوں میں قید اندلسی مسلمانوں کی رہائی بھی شامل ہوتی تھی۔ الجزائر سے مسلمانوں کے مسلسل حملوں کی وجہ سے ھسپانوی فرمانروا چارلس پنجم نے الجزائر پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس مقصد کے لئے بڑے پیمانے پر جنگی تیاریاں کی گئیں۔ عیسائی دنیا کے بڑے بڑے نام الجزائر پر حملہ کرنے کے لئے سلطنت ھیپسبرگ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پاپائے روم نے چار بڑے اسلحے سے بھرے ہوئے بحری جہاز روانہ کئے۔ اس کے ساتھ مالٹا کے نائٹس بھی چار بڑے بحری جہاز لے کر اس متحدہ صلیبی لشکر میں شامل ہوگئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مضبوط بحریہ کی حامل عیسائی ریاست سسلی کی بحریہ بھی اس صلیبی لشکر کا حصہ بن گئی تھی۔ مشہور ھسپانوی امیر البحر اینڈریا ڈوریا کے ساتھ چونسٹھ ۶۴ جہاز اور اطالوی ریاست نیپلز کے ۵ بحری جہاز اس متحدہ صلیبی لشکر میں شامل تھے۔ اس کے ساتھ الجزائر سے مسلمانوں کا خاتمہ کرنے کے لئے عیسائی امراء کی ایک بڑی تعداد صلیبی لشکر کے ہمراہ تھی۔[15]

عیسائیوں کے اس عظیم الشان لشکر نے الجزائر کا گھیراؤ کر لیا تھا۔ لیکن باربروسہ کے ساتھیوں کے گوریلا حملوں اور خراب موسم کی وجہ سے چارلس پنجم شاہ اسپین کو بہت نقصان اٹھانا پڑا اور اس کے ۲۶ بڑے جہاز اور ۴ ہزار سپاہی اس محاصرے میں کام آئے۔ جس کے بعد شاہ اسپین محاصرہ ختم کرکے یورپ چلا گیا۔ اس جنگ میں اسپین سے نکالے گئے مسلمانوں خاص کر قرطبہ اور غرناطہ کے مسلمان جو کہ جہاز رانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے انھوں نے اسپین کے بحری بیڑے پر گوریلا حملے کرکے ان سے بہترین انتقام لیا۔[16]

الجزائر پر باربروسہ کا انتظامی کنٹرول موجود تھا۔ لیکن اب بھی عسکری لحاظ سے الجزائر کی بندرگاہ کے قریب جزیرہ پنون (Penon) پر ھسپانیوں کا تعمیر کردہ قلعہ پیڈرو نوارو (Pedro Navarro) سلطنت ھیپسبرگ کے قبضے میں تھا اور اہل اسپین اس قلعے پر گذشتہ بیس برس سے قابض تھے۔ یہ جزیرہ الجزائر کی بندرگاہ سے صرف تین سو میٹر کی دوری پر واقع تھا۔ اس قلعے میں سینکڑوں سپاہی اور توپیں موجود تھیں۔ جن کی مدد سے الجزائر کے بحری جہازوں کو نشانہ بنایا جاتا تھا۔ اس لئے باربروس نے اس قلعے کے سپہ سالار مارٹن دی فیرگاس (Martin de Vargas) کو تجویز دی کہ وہ قلعہ خالی کردے۔ لیکن اس کے انکار پر باربروس نے مئی ۱۵۲۹ء میں قلعہ پر گولہ باری شروع کردی اور بیس دن کی شدید گولہ باری کے بعد ھسپانوی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے اور قلعہ پر باربروس کا قبضہ ہوگیا۔[17] قلعے پر قبضہ کے بعد باربروس نے قلعے کو دھماکے سے تباہ کرکے اس کے ملبے سے بندرگاہ کے درمیان (Break water) ساحلی رکاوٹ بنائی۔ اس رکاوٹ کی وجہ سے مغربی سمت سے آنے والی ہواؤں سے حفاظت ہوگئی

تھی۔اور اسپین پر حملے کے لئے جانے والوں کو ایک موقع ملا کہ وہ اپنے جہازوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر سکیں۔[18] اس جزیرے پر مسلمانوں کے قبضہ نے شاہ اسپین کے آتش غضب کو مزید بھڑکا دیا تھا۔جس کے بعد ھسپانوی بحریہ نے باربروس کو اپنے لئے ایک مستقل خطرہ بننے سے پہلے ہی ختم کرنے کی کوشش کی۔اس مقصد کے لئے ۱۵۳۱ء میں مشہور ھسپانوی امیر البحر اینڈریاڈوریا نے الجزائر کے اہم علاقے شرشال پر حملہ کیا۔جس میں اہل ھسپانیہ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

دوسری جانب سلطنت عثمانیہ کے عظیم فرمانزوا سلیمان قانونی نے اپنی بری فوج کے ذریعے سلطنت عثمانیہ کی مشرقی سرحدوں کو محفوظ بنالیا تھا۔لیکن مسینا(Messina) میں ھسپانوی بحریہ کے ہاتھوں عثمانی بحریہ کی شکست نے اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ اس کی بحری طاقت عیسائیوں خاص کر سلطنتِ ھپیسبرگ اور سینٹ جان کے صلیبیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اس لئے سلیمان نے ایک دور اندیش فیصلہ کرتے ہوئے الجزائر کے بیلر بے خیر الدین باربروس کو ۱۵۳۴ء میں عثمانی بحریہ کا امیر البحر (چیف آف نیول اسٹاف)مقرر کر دیا تھا۔[19]

خیر الدین باربروسہ بحیثیت عثمانی امیر البحر

خیر الدین باربروسہ نے امیر البحر کے منصب پر فائز ہونے کے بعد عثمانی بحریہ کی اصلاح کا آغاز کیا۔وہ محض ایک امیر البحریا جہاز راں ہی نہ تھا بلکہ جہاز سازی میں بھی کمال مہارت رکھتا تھا۔چنانچہ اس وقت عثمانی بحریہ میں موجود نقائص کو دریافت کرکے فوری طور پر دور کرنے کی کوشش کی۔مثلاً بادبانوں کو سریع الحرکت بناکر جہازوں کو سریع رفتار بنایا گیا۔بحریہ کے تمام اہلکاروں کو جہاز کے کُل پرزوں سے آگاہ کیا گیا۔سلطنت عثمانیہ کی حدودِ اقتدار میں نہ صرف لکڑی کثرت سے موجود تھی بلکہ قابل واہل نجار اور ہنر مند بڑی تعداد میں تھے۔چنانچہ خلیج گولڈن ہارن کی شمالی سمت جہاز سازی کا نیا کارخانہ قائم کیا گیا اور بہت جلد اکسٹھ ۶۱ جہاز تیار کئے گئے۔[20] باربروسہ اس بحری بیڑے کے ہمراہ ہر سال موسمِ گرما میں سواحل اسپین اور جزائر قرب وجوار پر حملے کرکے سینکڑوں مسلمانوں کو آزاد کراتا تھا۔اس نے تقریباً ستر (۷۰)ہزار بے بس ہسپانوی مسلمانوں کو سواحل اسپین سے الجزائر منتقل کیا ۔۱۵۴۱ء میں ان مسلمانوں کی جانب سے سلیمان قانونی کو تحریر کیے جانے والے ایک خط میں باربروس کی مدد اور معاونت کی تحسین و تعریف کی گئی جس کے نتیجہ میں یہ بے بس مسلمان شرشیل اور تلمسان میں محفوظ ومامون زندگی گزار رہے تھے۔[21]

خیر الدین باربروس کی یہ کاروائیاں یورپ کے لئے بالعموم اور اسپین کے لیے بالخصوص بلائے ناگہانی تھیں۔شاہ اسپین چارلس پنجم کے لیے بحر روم میں بارباروس کا وجود ناقابل برداشت ہوتا جارہا تھا۔الجزائر خیر الدین بارباروس کا مرکز تھا اور چارلس پنجم یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ یہاں رہے۔کیونکہ الجزائر سے آبنائے جبل طارق اور آبنائے جبل الطارق سے اسپین کا ساحل انتہائی نزدیک تھا اور باربروس کا اہم ہدف ساحلِ اسپین ہی ہوا کرتا تھا۔اِس موقع پر چارلس پنجم نے باربروس کو افریقہ کی ہسپانوی بندرگاہوں اور بحیرہ روم سے بیدخل کرنے کی مہم اپنے امیر البحر اینڈریاڈوریا کے سپرد کی۔[22] سلیمان قانونی کی سرپرستی اور معاونت سے بارباروس نے ڈوریا سے معرکہ آرائیوں میں کامیابیوں کا عمل جاری رکھا۔انہی حالات کے دوران امیر البحر باربروسہ کی ترغیب سے سلیمان قانونی نے فرانس کے ساتھ معاہدات کا آغاز کیا۔

مسیحی دنیا اس وقت اپنے دور کی دو زبردست طاقتوں اسپین اور فرانس میں منقسم تھی، جو اپنے ممالک محروسہ کے ساتھ ساتھ جنوبی اور مغربی یورپ کے بیشتر حصے پر قابض و متصرف تھیں یا کسی وجہ سے اثر رکھتی تھیں۔ ان میں چارلس پنجم اسپین، بیلجیئم، ہالینڈ، جرمنی، میکسیکو، پیرو اور سسلی کا فرمانروا تھا، اس کے ساتھ ساتھ پاپائے روم کا خاص عقیدت مند ہونے کی بناء پر یورپ میں خاص اثر رکھتا تھا اور سلطنت عثمانیہ کا سخت مخالف تھا۔ فرانسیس شاہ فرانس صلحائے ترکی میں شامل اور جنوب مشرقی یورپ میں رسوخ رکھتا تھا اور یہ دونوں قوتیں ایک دوسرے کے مدمقابل رہتی تھیں۔

باربروس کی تجویز اور ترغیب کا بنیادی سبب عیسائی دنیا کی یہی صورت حال تھی۔ اسپین کے خلاف اس کے سب سے بڑے حریف کے ساتھ معاہدہ قائم کرکے وہ اپنے مقصد یعنی ہسپانوی مسلمانوں کی اعانت اور بحیرہ روم میں قوت قائم کر سکتا تھا۔ اس معاملے میں سلیمان اوّل کے مثبت رویے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان نے اگرچہ براہ راست نہ سہی لیکن بالواسطہ طور پر ہسپانیہ کے مسلمانوں کی امداد اور معاونت کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے نتیجہ میں ۱۵۳۶ء میں سلطنت عثمانیہ اور فرانس کے مابین معاہدہ دوستی عمل میں آیا۔ دوسری جانب اسپین سے عناد کی بناء پر سلطنت عثمانیہ سے حلیفی کا قیام فرانس کے لئے بھی نعمتِ غیر مترقبہ تھی اور وہ خود بھی اس امر کا خواہشمند تھا۔[23] اس دوران ۱۵۳۴ء میں باربروس نے شہنشاہ چارلس کے زبردست بحری بیڑے پر حملہ کرکے کورن، پٹراس اور دوسرے ساحلی شہر جن پر ھسپانیہ کے امیر البحر اینڈریا ڈوریا (Andrea Doria) نے قبضہ کر لیا تھا انہیں واپس لے لیا۔[24] اس کے بعد سیلمان اول کے حکم پر باربروس نے استنبول کے جہاز سازی کے کارخانے میں تیار کردہ چوراسی نئے جہازوں کے بیڑے کے ساتھ اٹلی کے علاقوں پر حملہ کیا اور ساحلی قصبات ریجیو (Reggio)۔[25] اسپرلونگا (Sperlongo)۔[26] اور فونڈی (Fondi) کو تاخت و تاراج کیا۔

۱۵۳۵ء میں عثمانی امیر البحر باربروس نے سلطان سیلمان کے حکم پر افریقہ میں تیونس کے علاقہ پر قبضہ کیا۔ تیونس کی فتح باربروس کا ایک دیرینہ خواب تھا۔ فتح کے نتیجہ میں اِس دیرینہ آرزو کی تکمیل تو ہو گئی لیکن حالات کی خرابی کے نتیجے میں تیونس پر وہ اپنا قبضہ اور اقتدار پانچ ماہ سے زائد عرصہ تک قائم نہ رکھ سکا۔[27] تیونس کے عیسائی نواز عرب سلطان حسین نے جو ملک بدر کر دیا گیا تھا چارلس پنجم سے مدد کی درخواست کی۔ چارلس پنجم جو گویا خود ایسے ہی کسی موقع کی تلاش میں تھا۔ بذات خود ایک جرّار فوج اور زبردست بیڑے کے ساتھ تیونس پر حملہ آور ہوا۔ تیونس پر عرب سلطان حسین کا قیامِ اقتدار اسپین کے مفاد میں تھا۔ سلطنتِ ھپیسبرگ کے بحری بیڑہ میں چار سو جہاز تھے جس میں چھبیس ہزار افراد اور دو ہزار گھڑ سوار موجود تھے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں باربروس کے پاس صرف آٹھ ہزار مجاہدین موجود تھے۔[28] ھسپانوی لشکر نے تیونس کا گھیراؤ کر لیا تھا، باربروس اور عثمانی فوج تیونس کو کفار کی یلغار سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کہ عین دورانِ جنگ تیونس کے مقامی لوگ عثمانیوں کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اہل ھسپانیہ کے ساتھ مل گئے۔ جس کے بعد باربروسہ تیونس کو خیر آباد کہہ کر الجزائر چلا گیا۔ عرب سلطان ہسپانوی طاقت کی مدد سے اپنا سابقہ اقتدار حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن وہ ہسپانوی فوج کو بے گناہ اور بے پناہ باشندگانِ تیونس کے بے رحمانہ قتل اور جائیدادوں کے تاخت و تاراج سے نہ روک سکا۔[29] ھسپانوی فوج نے تیونس پر قبضہ کے بعد مسلمانوں کا بڑے پیمانے پر قتل عام کیا۔ مساجد کا انہدام، کتب خانوں کی بربادی، عورتوں کی آبرو یزی اور لوگوں کو جبراً عیسائی اور مساجد کو گرجا گھروں میں تبدیل

کر دیا تھا۔[30] سلطنتِ ھیپسبر گ کے فرمانروا چارلس پنجم کی اس فتح پر نیپلز سے لے کر روم تک خوشیاں منائی گئیں اور اس فتح کے بعد چارلس پنجم اپنے آپ کو عیسائیت کا محافظ سمجھنے لگا تھا۔[31] اگرچہ تیونس پر خیر الدین باربروس کا اقتدار زیادہ عرصے تک قائم نہ رہ سکا لیکن الجزائر میں اس کی حکومت مضبوطی سے قائم تھی۔ اس کے بعد باربروس نے اسپینی مقبوضہ جزیرہ منور کا(Minorca) کو تاراج کرکے ہسپانیہ سے بدلہ لیا اور استنبول چلا گیا۔ جس کے بعد شاہ ھیپسبر گ چارلس پنجم کے گماشتے باب عالی کے دربار میں باربروس کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے رہے اور اسے یہاں تک لالچ دیا گیا کہ شاہ ھسپانیہ باربروس کو شمالی افریقہ اور تیونس کا حاکم بنادے گا اگر وہ سلطنتِ عثمانیہ کا ساتھ چھوڑ دے۔[32]

۱۵۳۷ء میں سلطنت عثمانیہ کے عظیم سلطان سلیمان عالیشان نے فرانس کی درخواست پر سلطنتِ ھیپسبر گ کی حلیف اطالوی بحری طاقت وینس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا۔ جس کے بعد باربروس نے ۱۵۳۸ء میں وینس کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے بحرایجیئن میں موجود وینس کے کئی اہم جزائر پر قبضہ کیا۔[33] جس میں جزائر نیکسوس(Nexos)، اینڈروس(Andros)، پاروس(Paros) اور سینٹوری نی(Saintorini) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ یہاں عثمانی تصرف سے وینس کی کمر ٹوٹ گئی تھی۔[34]

بحر روم پر عثمانیوں کا اقتدار اور یورپ کے خدشات

بحر روم(Mediterranean Sea) میں ترکوں کا روز افزوں اقتدار و اثرات بحر روم کی قدیم طاقتوں کے لئے لمحہ فکریہ بن چکا تھا ۔ چنانچہ اسی اقتدار کے خلاف ۱۵۳۸ء میں فرڈیننڈ شاہ ہنگری، اسپین اور وینس سمیت دیگر عیسائی طاقتوں کا اتحاد قائم ہوا۔[35] فروری ۱۵۳۸ء میں قائم ہونے والے اس صلیبی اتحاد کی سربراہی ھسپانیہ کے مشہور امیر البحر اینڈریا ڈوریا کے حوالے کی گئی ۔اِس صلیبی بیڑہ کو اپنے جہازوں کی تعداد اور قوت کے لحاظ سے عثمانی بیڑہ پر فوقیت حاصل تھی ۔اس بحری بیڑہ میں وینس، جینوا، فلورنس، مالٹا اور اسپین کے جنگی بحری جہاز شامل تھے۔ یہ بحری بیڑہ چھ سو سے زیادہ بحری جہازوں پر مشتمل تھا۔ ان میں تین سو اسی جنگی کشتیاں، ایک سو بیس بڑے جہاز سپاہیوں کو منتقل کرنے کے لئے تھے۔ اس بحری بیڑہ پر ساٹھ ہزار عیسائی جنگجو موجود تھے۔ اس کے مقابلے میں عثمانی امیر البحر باربروس کے پاس سپاہیوں کی تعداد صرف بیس ہزار تھی۔ صلیبی لشکر کو اینڈریا ڈوریا کی قیادت اور اپنی عددی برتری کی وجہ سے فتح کا مکمل یقین تھا۔ لیکن باربروسہ کی دانشمندی اور شجاعت نے اس غیر متوازن صورتحال کو متوازن بنانے میں اہم کردار ادا کیا اور عثمانیوں نے باربروسہ کی قیادت میں پرویزا(Prevesa) کے مقام پر اس لشکر کو عبرتناک شکست دی۔[36]

جنگ پرویزا کے بعد شاہِ اسپین کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ باربروسہ کے ہوتے ہوئے سمندر میں کبھی بھی ترکوں پر فتح حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ اس جنگ میں باربروسہ کی بدولت شاندار فتح کی وجہ سے مشرقی بحر روم کا علاقہ سلطنت عثمانیہ کے لئے بالکل محفوظ ہو گیا تھا۔ اس کے بعد باربروسہ نے مزید پیشقدمی کرتے ہوئے سینٹ مورا(St.Maura) کے مقام پر ھسپانیوں کو ایک اور شکست سے دوچار کیا۔ ۱۵۳۹ء میں باربروسہ نے اپنے دو ساتھیوں حسن کرسو اور طرغوت کی مدد سے کیٹل نووو(Castelnvovo) پر خلیج کٹارو(Cattaro) میں واقع ہے۔ نیز ملوازیا(Malvasia) اور نوپلیا(Navplia) پر جو کہ موریا(Morea) میں ہے اس پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ باربروسہ کی اس عظیم کامیابیوں کے بعد وینس نے بابِ عالی سے صلح کر لی تھی۔ ان کامیابیوں کی وجہ سے

باربروسہ کو قسطنطنیہ میں بہت اثرورسوخ حاصل ہو گیا تھا۔ سلطان سلیمان کا دوستی کا شرف حاصل ہونے کے بعد باربروسہ نے سلطان کو ترغیب دی کہ مغربی بحر روم میں جنگ جاری رکھی جائے۔ اس کے ساتھ ہی باربروسہ فرانس کے ساتھ اتحاد کرنے کے حق میں تھا۔ شاہ اسپین چارلس پنجم نے باربروسہ کو اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے دوبارہ ساتھ ملانے کی ہر ممکن کوشش کی اور خفیہ طور پر لالچ دیا کہ اس سے مختصر خراج لینے کے بعد شاہ اسپین باربروسہ کو تمام شمالی افریقہ کا بادشاہ تسلیم کرلے گا۔ لیکن چارلس پنجم کو اس میں ناکامی ہوئی۔[37]

اس کے بعد ۱۵۴۱ء میں شاہ ھسپانیہ چارلس پنجم نے بحر روم اور شمالی افریقہ پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے پوری طاقت کے ساتھ الجزائر پر حملہ کیا۔[38] اس حملے میں پانچ سو سولہ کشتیاں اور پیسنٹھ بڑے بحری جہاز شامل تھے۔ جن پر چھتیس ہزار جنگجو سوار تھے۔ اس لشکر کی قیادت شاہ اسپین چارلس پنجم خود کر رہا تھا۔ اس کے ہمراہ اسپین، جرمنی، اور اٹلی کے نامور جنگجو بڑی تعداد میں شریک تھے۔ دوسری جانب الجزائر میں باربروسہ کا بیٹا حسن اس کے نائب کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھا رہا تھا۔ اس نے باربروسہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے محدود وسائل کے باوجود الجزائر کا کامیابی سے دفاع کیا اور شاہ اسپین کو ایک بار پھر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔[39] اسپین کی اس شکست سے یورپ میں زلزلہ آگیا تھا۔ ۱۵۴۳ء میں فرانسس اوّل اور چارلس پنجم کے درمیان ایک بار پھر معرکہ آرائیوں کا آغاز ہوا۔ آٹھ سلطنتوں کا فرمانروا ہونے کی بنا پر چارلس طاقتور تھا البتہ فرانس کو امداد کی ضرورت تھی۔ چنانچہ سلطنت عثمانیہ کی جانب سے اپنے یورپی حلیف کی امداد کے لئے باربروس کو ڈیڑھ سو جنگی جہازوں کے ہمراہ استنبول سے روانہ کیا گیا۔[40]

۱۵۴۳ء میں اطالوی ساحل پر حملوں سے اس مہم کا آغاز کیا گیا۔ ریجیو پر حملہ کر کے وہاں کے گورنر کے بیٹے کو گرفتار کیا گیا۔ کلابریا (Calabria) کے ساحلوں کو تاخت و تاراج کیا گیا اس کے بعد خیر الدین باربروس، مارسیلز (Marsille) میں اپنے بحری بیڑہ کے ہمراہ داخل ہو گیا۔ بندر گاہ مارسیلز میں کچھ عرصے قیام کرنے کے بعد عثمانی بیڑے نے اٹلی کے مغربی باب فتح نائس (Nice) پر قبضہ کیا۔[41] لیکن ہسپانوی امیر البحر اینڈریا ڈوریا کے مقابلہ پر آجانے کی بنا پر اس کے قلعے پر قبضہ نہ ہو سکا اور ترکوں کو واپسی کی راہ اختیار کرنا پڑی۔ ۱۵۴۴ء میں فرانس اور چارلس کے مابین ایک معاہدے نے اس معرکہ آرائی کا خاتمہ کر دیا۔[42]۔(۴۲) اس مہم کے بعد عثمانی امیر البحر خیر الدین باربروس نے استنبول کی جانب واپسی کا سفر اختیار کیا۔ نائیس کی مہم باربروس کی آخری مہم ثابت ہوئی اس کے بعد باربروس نے بحری مشاغل سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔[43]

حاصل بحث

المختصر یہ کہ خیر الدین باربروسہ نے اپنی حیرت انگیز شجاعت اور قابلیت کی وجہ سے نہ صرف سلطنت عثمانیہ کے مقبوضات میں اضافہ کیا بلکہ بحر روم، بحر احمر اور بحر ہند میں عثمانی بحریہ کی قوت اپنے کمال عروج پر پہنچ گئی تھی۔ یہاں تک کہ یورپ کا سب سے بڑا شہنشاہ چارلس پنجم بھی تنہا عثمانی امیر البحر کے مقابلہ میں آنے کی جرات نہیں کرتا تھا۔

اپنی عمر کے آخری دو برس خیر الدین باربروس سلطنت عثمانیہ کے دیوان کی کاروائیوں میں بحیثیت امیر البحر مستقل شریک کار و مشورہ رہا۔ ان مجالس میں اس کے مشورے بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ تاریخ عالم کا یہ مشہور مدبر امیر البحر ۴ جولائی ۱۵۴۶ء

کو راہی آخرت ہوگیا۔وفات کے وقت خیر الدین کی عمر نوے برس تھی ۔بار باروس کو آبنائے باسفورس کے کنارے بشکطاش (Beshiktash) میں بیوک درہ(Buyuk Dere) میں اس کی تعمیر کردہ مسجد میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ترک قوم کی نظر میں اکیسویں صدی میں بھی خیر الدین باربروس کی قدر و منزلت کم نہیں ہوئی ہے۔اس لئے دوہزار انیس(۲۰۱۹) میں ہونے والی ترکی بحریہ کی بلیو ہوم لینڈ(Blue Homeland)نامی بحری مشقوں کے دوران ترکی بحریہ کے جنگی جہازوں نے خیر الدین کے مقبرہ کو توپوں کے ذریعے سلامی دی۔[44]

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات حواشی

[1] Imamuddin ,S.M.A.”A Political History of Muslims Spain”, (Karachi: Abbasi letho Art Press. 1984).P.299.

[2] لیم،ہیرلڈ،"سلیمان عالی شان"،(مترجم عزیز احمد)،(لاہور:فکشن ہاؤس،1998ء)،ص،196

Laim,Hearld, ‘Suleman Ali Shan’,(Translated by Aziz Ahmed), (Lahore: Fiction House, 1998), p.196

[3] خیر الدین کی ریش سرخی مائل کتھئی رنگ کی تھی۔لہذا اہل یورپ اس کو باربروس(Barbaross)کے نام سے یاد کرتے ہیں یعنی سرخ بال والا۔

Khair uddin’s beard was of a reddish hue, leaning towards chestnut color. Therefore, Europeans remember him by the name “Barbarossa, “which means “red- bearded”.

[4] یورپی مؤرخین نے تاریخ کی کتابوں میں خیر الدین باربروس کو ایک ظالم قزاق بنا کر پیش کیا ہے لیکن حقیقت میں وہ بحری قزاق کے بجائے ایک عظیم مسلم جرنیل تھا۔ جس نے سقوط غرناطہ کے بعد بے خانماں اور بے آسرا ہونے والے مسلمانوں کی مدد کرکے انہیں اہل ھسپانیہ کے چنگل سے نجات دلائی۔باربروس کے حملے مسلمانوں کے بحری جہازوں کے بجائے صرف اور صرف عیسائی بحری جہازوں پر ہوتے تھے۔

European historians have portrayed Khair uddin barbaros as a cruel marauder in history books, but in reality, he was not a maritime raider; rather, he was a great Muslim general. After the fall of Granada, he aided the destitute and oppressed Muslims, rescuing them from the clutches of Spain by using the sea route. khair uddin's attacks were directed not at Muslim maritime vessels, but solely and exclusively at Christian naval ships.

[5] Ernle Braford. “The Sultan’s Admiral”.(London: Hodder & Stoughton. 1969). P. 78

[6] لزبس(Lesbos)یونانی زبان کا لفظ ہے یہ ایک زرخیر اور متمول علاقہ تھا۔خاص طور پر اپنی شراب اور ذائقہ دار زیتون کے لئے دنیا بھر میں معروف تھا۔قرون وسطی میں یہ جزیرہ بازنطینی سلطنت کے زیر سایہ خوشحال علاقہ تھا۔(Ernle Bradford. Op.cit.p 14-16)

Lesbos is a term in the Greek language. It was a wealthy and prosperous region. Particularly, it was renowned worldwide for its wine and flavorful olives .During the middle Ages, this island was a fortunate and content area under the dominion of the Byzantine Empire. (Ernle Bradford. Op.cit.p 14-16)

[7] ترک مؤرخ یعقوب کو مسلمان لکھتے ہیں جبکہ مسیحی مؤرخ خصوصا اہل اسپین اس کو اپنا ہم وطن اور ہم مذہب بتاتے ہیں۔مصدقہ روایات کے مطابق یعقوب عثمانی فوجی نظام کا رکن تھا۔سلطان فاتح کی پالیسی تھی کہ وہ مفتوحہ علاقوں میں سبکدوش ہو جانے والے سپاہیوں کو آباد کیا کرتا تھا اور ساتھ ساتھ مفتوحہ زمینیں اور جائیداد بھی ان کے

درمیان تقسیم کر دیا کرتا تھا چنانچہ لزبس کی فتح کے بعد سلطان فاتح نے یعقوب کو فتوحات میں معاونت کے صلے اور حربی کارناموں کی بناء پر اس علاقے کا منتظم اعلی مقرر کر دیا کچھ عرصہ لزبس کا نظم ونسق سنبھالنے کے بعد یعقوب راہی آخرت ہو گیا۔(Ernle, Bradford. Op.cit.P. 18)

Turkish historian Ya'qub is described as a Muslim, while Christian historians, especially those from Spain, consider him to be a compatriot and co-religionist. According to credible accounts, ya'qub was a part of the Ottoman military administrative system. Sultan Fatih's policy involved settling and rehabilitating disarmed soldiers in newly conquered territories, along with distributing newly acquired lands and properties between them . Thus, following the capture of Lesbos, Sultan Fatihs appointed ya'qub as the supervisor of the region due to his assistance in conquests and military endeavors. After maintaining order and organization lesbos for a while, ya'qub passed away. (Ernle, Bradford. Op.cit.P. 18)

[8] Khalifeh, Haji, translated Mitchell, James.''The history of the maritime wars of the turks". (London: A.J Valpy.Red Lion court.1831). P.29

[9] Andres C.Hess. "The forgotten frontier: a History of the sixteenth century Ibero-African Frontier". (Chicago: The university of Chicago press. 1978).p.63

[10] Imber, Colin. "The Crusade of Varna, 1443-45". (Hampshire: Ashgate Publishing Limited . 2006).P.48

[11] Ozdamir, Mehmet, "Ottoman Aids to Andulisian Muslims. The Turks, (edi. 1st)". (Ankara: Yeni Turkiye Publications. 2002) . V.3.P.210

[12] بیلربے(Beylerbeyi)ترکی زبان کا لفظ ہے بمعنی امیر الامراء۔

In Turkish language, the term "Wali Ul Ummra" translates to "Amir al-Amara

[13] انشاءاللہ، محمد، "تاریخ خاندان عثمانیہ"، (امرتسر: روزبازار، 1899ء)ج1، ص122

Insha'Allah, Muhammad , "Tarikh e Khandan e Usmania ", (mritsar:Rozbazar,1899),V1,p.122

[14] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (لاہور: دانشگاہ پنجاب، مادہ خیر الدین باربروس، 1978ء)، ج9، ص79

Urdu Daíra Marif Islamia , (Lahore : University of Punjab , Material on Khair uddin barbaross, 1978), V9,p.79

[15] Currey,E.Hamilton. "Sea Wolves of the Mediterranean". (London:Joh Murray. Albemarle Street1910).p.81

[16] Ibid.p.83

[17] Khalifeh, Haji .Op.cit. P.41

[18] دائرہ معارف اسلامیہ، محولہ بالا، ج9، ص80

Daíra Marif Islamia, Op.cit. V9.p.80

[19] Imber, Colin. "The Ottoman Empire 1300-1650: the structure of power", (New York: Palgrave MacMillan. 2002). p.51

[20] صدیقی، حامد علی، "اقصائے مغرب"، (دہلی: مطبع روز آنہ اخبار، طبع اول، س ن)، ص102

Siddiqui, Hameed Ali, "Aqsa-e-Maghrib", (Dehli: Matba RozAna, First edition, Year not specified),p.102

[21] Ozdemir, Mehmet. Op.cit.P.211

[22] اینڈریا ڈوریا(Andrea Dorea) جنیوا کے ایک شریف اور معزز خاندان سے تھا۔ 1468ء میں پیدا ہوا۔ پندرہ برس کی عمر میں پوپ لیو(Pop Leo) کے باڈی گارڈز میں داخل ہو گیا اور عرصہ دراز تک الفانسو فرمانروائے نیپلز کے ماتحت نمایاں ترقی کرتا رہا۔ بالآخر چھیالیس برس کی عمر میں پوپ کی خدمت سے علیحدہ ہو کر اس نے بحری مشاغل شروع کئے۔

Andera Dorea was form a noble and esteemed family of Genoa. He was born in 1468. At the age of fifteen, he entered the bodyguards of Pope Leo and made remarkable progress under

the rule of Alfanso of Naples for an extended period. Eventually, at the age of forty six, he left the service of the Pope and embarked on maritime pursuits.

[23] Kinross, Lord. "The Ottoman Centuries".(New York: Morrow Quill Paperbacks. 1977). P .219

[24] عذیر، محمد، "دولت عثمانیہ"،(اعظم گڑھ: دارالمصنفین شبلی اکیڈمی،2009ء)،ج1،ص177

Uzair, Muhammad , "daulat-e-Usmania", (Azamgarh: Darul Musannifeen Shibli Academy,2009),V1,p.177

[25] ریجیو،(Reggio)،اٹلی کے انتہائی جنوبی صوبہ کلبیریا کی مشہور بندرگاہ اور اس وقت ایک جنگی مقام تھا۔

Reggio was a prominent seaport in the extremely southern province of Calabria, Italy, and at that time, it was a strategic military location

[26] Khalifeh , haji .Op.cit. P.49

[27] Creasy, Edward S. "History of the Ottoman Turks"(. New York: Henry Holt and Company. 1878). P.177

[28] Andres C.Hess.Op.cit.p.73

[29] Bradford, Ernle.Op.cit.142

[30] ندوی، سید سلیمان، "خلافت عثمانیہ اور دنیائے اسلام"، (دھلی: ناشر دارالاشاعت سیاسیات مشرقیہ، الماس پریس چھتہ لال میاں دہلی، س ن)، ص34

Nadwi,Salman, "Khilafat-e- Usmania aur Duniya-e-Islam", (Delhi: publisher Darul ashat siyasiyat mashriqiya , Almas Press Chatta lal mian dehli, Year not Specified),p.34

[31] Sahin, Kaya, "Empire and power in the reign of Suleyman", (New York :Cambridge University Press.2013).p104

[32] Andres C.Hess.Op.cit.p.74

[33] Imber, Colin.Op.cit.p.52

[34] Suraiya N.Faroqhi, Kate Fleet. "The Cambridge history of turkey".(New York: Cambridge University Press, Cambridge.. 2013). V. 2.p.36

[35] صدیقی، حامد علی، محولہ بالا، ص11

Siddiqui ,Hamid Ali , Op.cit.p.11

[36] Khalifeh , Haji ,translated Mitchell, James.Op.cit. P.64

[37] دائرہ معارف اسلامیہ، محولہ بالا، ج9، ص81

Dairah marif Islamia. Op.cit , V9,p.81

[38] Suraiya N.Faroqhi, Kate Fleet, .Op.cit. V. 2.p.36

[39] Khalifeh , Haji ,translated Mitchell, James.Op.cit. P.68

[40] صدیقی، حامد علی، محولہ بالا، ص124

Siddiqui ,Hamid Ali .Op.cit.p.124

[41] Streusand, Douglas E. "Islamic Gunpowder Empires, Ottomans, Safavids and Mughals", (Philadelphia:West view Press2011), P.49

[42] عذیر، محمد، محولہ بالا، ج1، ص180

Uzair, Muhammad.Op.cit.V1.p.180

[43] صدیقی، حامد علی، محولہ بالا، ص12

Siddiqui ,Hamid Ali .Op.cit.p.12

[44] Barbaros, https://www.trtworld.com/magazine/barbaros-hayreddin-pasa-an-inspiration-for-the-turkish-navy-39227 Retrived on 15th Dec,2020.